REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ ۔ ۱۳ امان ۱۳۳۸ ہش ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۵۹ء ۔ نمبر ۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت یابی کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۱۲ مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا: "طبیعت بہت خراب ہے" ۔ احباب رمضان کے مبارک ایام میں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی عمر عطا کرے آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کراچی سے ربوہ واپس تشریف لے آئے

ریلوے اسٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے اپنے آقا کا پُرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۔ ۱۲ مارچ ۔ کل مورخہ یکم رمضان المبارک شام کو ۶ بجکر ۱۸ منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی سے بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لے آئے ۔ اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر حاضر ہو کر اپنے آقا کے پُرخلوص و پرتپاک خیر مقدم میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کی اطلاع قبل ازیں ہی یہاں موصول ہو چکی تھی ۔ چنانچہ تمام احباب مسجد مبارک میں قرآن مجید کے پہلے پارے کا درس سننے کے بعد ۶ بجے سے ہی ریلوے اسٹیشن پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے ۔ اور ایک خاص نظام کے تحت قطار در قطار کھڑے ہو کر گاڑی کے انتظار میں چشم براہ اور حضور ایدہ اللہ کے دیدار سے مشرف ہونے کے لئے بے چین تھے ۔ جونہی گاڑی پلیٹ فارم پر پہونچی ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد ۔ نیز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے بعض ناظر و وکلاء حضرات نے آگے بڑھ کر حضور کا استقبال کیا ۔ اور تمام فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر ۔ اسلام زندہ باد ۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اٹھی ۔ درد نقرس کی تکلیف اور نا سازی طبع کے باعث حضور اس حال میں گاڑی سے نیچے تشریف لائے کہ حضور کرسی پر تشریف فرما تھے ۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد اور بعض احباب جماعت نے کرسی کو نہایت احتیاط سے ہاتھوں سے سنبھالا ہوا تھا بعد ازاں حضور موٹر کار میں تشریف فرما ہونے کے بعد قصر خلافت تشریف لے گئے ۔ اس دوران میں احباب اپنے آقا کی کامل شفایابی کے لئے زیر لب دعائیں کرکے دلی محبت و عقیدت اور وابستگی و اخلاص کا اظہار کرتے رہے ۔ احباب نے اسٹیشن پر ہی روزہ کھولا ۔ اور اس کے بعد فارغ ہو کر نماز مغرب ادا کی ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن افراد اور عملے کے ارکان کو سندھ اور کراچی کے سفر میں حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا ۔ وہ سب حضور کے ہمراہ ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

باسمتی چاول برآمد کے لئے وقف ہے

لاہور ۱۲ مارچ ۔ لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ وزیر داخلہ نے کل صبح اسلامیہ کالج کے اجتماع میں کہا کہ باسمتی چاول صرف برآمد کے لئے مخصوص ہے ۔ آپ نے کہا ہمیں زرمبادلہ کی سخت ضرورت ہے ۔ اور اسی کے پیش نظر یہ قدم اٹھایا گیا ہے ۔

مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن

ربوہ ۱۱ مارچ ۔ آج یکم رمضان المبارک سے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں قرآن مجید کا درس شروع ہو گیا ۔ جس میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کے کارکن ۔ طلباء و دیگر احباب و خواتین نہایت شوق سے بکثرت شامل ہوئے ۔

سورۃ مائدہ تک کا درس مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مکمل کریں گے ۔ چنانچہ آج ۴ بجے بعد نماز عصر آپ نے درس شروع فرمایا اور ۶ بجے کے قریب آپ نے پہلے سپارے کا درس ختم کر لیا ۔

ایرانی سینیٹ نے معاہدے کی توثیق کر دی

تہران ۱۲ مارچ ۔ ایران اور امریکہ نے حال ہی میں باہمی امداد کے جس معاہدے پر دستخط کئے تھے ۔ کل ایرانی سینیٹ نے اس کی توثیق کر دی ۔ اس سے پیشتر مجلس اسے منظور کر چکی ہے ۔ اب اس معاہدے کو آخری منظوری کے لئے شہنشاہ ایران کی خدمت میں پیش کیا جائے گا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۹ء

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا....

جیسا کہ ہم پہلے ایک حالیہ اداریہ میں ذکر کر چکے ہیں۔ جسٹس محمد شریف سابق جج سپریم کورٹ نے اپنی فلاسفیکل کانفرنس کی استقبالیہ تقریر میں وحی و الہام کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کیونکہ آپ کے خیال میں بھی سائنس اور فلسفہ زندگی اور کائنات کے اسرار کے متعلق سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ آپ نے آخر میں فرمایا ہے کہ

"ماہرین دینیات اپنے عقائد کی تنگ دامانی کی وجہ سے اس معاملہ سے نپٹنے کے ناقابل ہیں سائنسدانوں کو اپنی کائناتی بصارت اور وسعت نظر کے ساتھ اس کی کوشش کرنی چاہیئے"

یہ درست ہے جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

اہل علم حضرات ہی اللہ تعالےٰ کے وجود کا صحیح تصور کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔ کہ موجودہ سائنس اور فلسفہ کا طریق کار ہمیں اللہ تعالےٰ کی حقیقی شناخت کرا سکتا ہے۔ جیسا کہ صاحب موصوف نے خود تسلیم کیا ہے۔ سائنس اور فلسفہ کا طریق کار خاص حدود کے اندر ہی کام کر سکتا ہے۔ ایک سائنسدان اور فلسفی ہر بات کو ظاہری حواس کے تجربہ اور مشاہدہ ہی سے جانچ سکتا ہے۔ وہ مادیاتی حد بندی سے آگے نہیں جا سکتا۔ نہ تو وہ مادی احساسات کے آگے قدم رکھنا چاہتا ہے۔ اور نہ اپنے طریق کار کی وجہ سے آگے قدم رکھ سکتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ اس ضمن میں ایک حیرت زدگی کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ عقل کے ذریعہ کائنات کے عظیم الشان پُر حکمت کارخانہ کو دیکھ کر صرف اتنا تصور تو پیدا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا صانع کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن ایسا کوئی صانع واقعی موجود ہے یہ بھی اس کے دائرہ تحقیقات سے باہر ہے۔

جب ایک فلسفی اور سائنسدان کائنات کی پیچ در پیچ حکمتوں پر غور کرتا ہے۔ اور وہ بزعم خود ہر گتھی سلجھانے کے بعد دیکھتا ہے۔ کہ اور بھی گتھیاں پڑ گئی ہیں۔ جب وہ اپنے خیال میں ایک مرحلہ طے کر لیتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ آگے اور بھی مرحلے موجود ہیں۔ تو زیادہ سے زیادہ وہ صرف اس حقیقت کو محسوس کر سکتا ہے۔ کہ قدرت کے رازوں کو پانا اس کی توفیق میں نہیں ایک حقیقی دانشمند کے لئے تو یہ مقام بڑا سبق آموز ثابت ہوتا ہے۔ اور وہ جسٹس موصوف کی طرح وحی و الہام کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنی دانشمندی کے ہتھیار رکھ دیتا ہے۔ وہ سمجھ جاتا ہے کہ عقل جہاں تک اس کو پہنچا سکتی تھی پہنچا چکی ہے۔ اب عقلمندی اسی میں ہے کہ ان لوگوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ جن کا دعوےٰ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ سے کلام کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو پیغام دیا ہے۔ اسی نکتہ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔ شروع ہی میں وہ فرماتا ہے:۔

ذالک الکتاب لاریب
فیہ ھدیً للمتقین
الذین یؤمنون بالغیب

یعنی یہ کتاب وہ ہے جو بلاشک و شبہ متقیوں کی ہدایت دینے والی ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

الذین یؤمنون بما انزل
الیک وما انزل من قبلک

وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ جو کچھ (اے مخاطب) تجھ پر اتارا گیا ہے۔ اور اس پر جو کچھ تیرے سے پہلے اتارا گیا ہے۔

وبالاخرۃ ھم یوقنون

اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیب اللہ تعالےٰ کا کلام اور آخرت کوئی ایسی چیزیں ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں؟ یعنی کیا یہ محض وہمی باتیں ہیں۔ جن پر ایمان لانے کے لئے کہا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے کہ کیا غیب۔ الٰہی کلام اور آخرت کا کوئی ثبوت ہے۔ جس کو ہماری عقل بھی تسلیم کر لے۔ قرآن کریم بار بار عقل کو اپیل کرتا ہے افلا تعقلون یعنی کیا تم عقل سے کام نہیں لوگے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں ایسی ہیں جن کا ایسا ثبوت موجود ہے۔ جس کو ہماری عقل بھی تسلیم کر سکتی ہے۔

اگر مادی کائنات سے پرے کوئی واقعی حقیقت موجود ہے۔ تو عقل کی بات یہی ہے کہ یہ مانا جائے۔ کہ ایسی حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ اسی وقت ہدایت دے سکتا ہے جب اس کا کوئی ایسا ثبوت مہیا ہو سکتا ہو جس کو ہماری عقل بھی تسلیم کر لے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اس کی بھی وضاحت فرمائی ہے فرماتا ہے۔

لا تدرکہ الابصار وھو
یدرک الابصار

پہلی بات تو یہ ہے کہ حواس اسکو نہیں پا سکتے۔ مگر وہ حواس کو پا سکتا ہے۔ ہمارے فلسفیوں اور سائنس کی حد ایک مقام تک ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے آگے ہم نہیں جا سکتے۔ اگر ہم حو[اس] کی راہ نمائی سے اسکو نہیں پا سکتے تو اللہ تعالےٰ واقعی موجود ہے۔ اور وہ ہمیں اپنی پہچان کے لئے کہتا ہے۔ تو لازماً اس کی عقل یہی نتیجہ نکال سکتی ہے۔ کہ خود اللہ تعالےٰ بڑھ کر ہمارے حواس پر تجلی کرتا ہے۔ یہی تجلی ہے جو انبیاء علیہم السلام اور دیگر منعم علیہ بندوں کے تعلق میں وحی و الہام کی صورت اختیار کرتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں کو اپنے مکالمہ و مخاطبہ سے خود سرفراز فرماتا ہے۔

الغرض وحی و الہام ایک ایسا ذریعہ علم ہے جس میں ہماری عقلی کاوش کا دخل نہیں ہوتا۔ ہم اس پُر حکمت کائناتی نظام کو دیکھ کر عقل سے اس نتیجہ پر تو پہنچ جاتے ہیں کہ کوئی غیب کی طاقت ہے جس نے اس نظام کو قائم کر رکھا ہے۔ اور جو اسکو اتنی حکمتوں سے چلا رہا ہے۔ لیکن ہم اپنی عقلی کاوش سے یعنے اس طریق کار سے جو فلسفی اور سائنسدان اس پُر حکمت کارخانہ قدرت کو سمجھنے کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ غیب کا براہ راست عرفان حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کا حقیقی عرفان جو ہمیں اس کے وجود کے علم کے حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔ اس کا محرک خود اللہ تعالےٰ ہی ہوتا ہے۔ اس لئے ایک فلسفی اور سائنسدان یہ تو جان سکتا ہے۔ کہ کوئی باشعور الٰہی ہستی

(باقی صفحہ پر)

کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے دور اُفتادہ از الہام
کردِ عقلِ تو عقل را بدنام

از خدا رو بخویشتن آوردی
ایں چہ آئین و کیش آوردی

تا نہ کس سر ز خویشتن تابد
رازِ توحید را چہ ساں یابد

ما اسیرانِ نفسِ امّارہ
بے خدائیم سخت ناکارہ

تا میاں نیست وحیِ حق برشاد
اے بسا عقد ہائے ما کہ کشاد

نہ شود از تو کارِ ربّانی
آسیائے تہی چہ گردانی

تو و علمِ تو ما و علمِ خدا
فرق بیں از کجاست تا بکجا

اعلانِ نکاح و درخواستِ دُعا

یہ خبر جماعت میں بہایت خوشی سے سنی جائے گی کہ مورخہ ۳-۳-۵۹ پانچ بجے شام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت اپنی کوٹھی "بیت الفضل" کراچی میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی کی صاحبزادی عزیزہ فرحت اختر صاحبہ کا نکاح مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین ایم-اے ابن مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم-اے سکندر آباد کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم حافظ صالح محمد صاحب حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن کے پوتے ہیں اور عزیزہ فرحت اختر صاحبہ حضرت نواب ذوالفقار علی خان صاحب صحابی مرحوم رضی اللہ عنہ کی پوتی ہیں

ایجاب و قبول کے بعد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نہایت رقت کے ساتھ دُعا فرمائی۔ نیز حضرت سیٹھ صاحب اور ان کے مرحوم بھائی خان بہادر احمد الہ دین صاحب کے اخلاص و محبت کا ذکر فرمایا۔

احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین

مرزا محمد لطیف مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

زندہ مذہب اسلام

تقریر محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر

اب اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ مبارک میں سُنیئے۔ آپ نے یہ مضمون اپنی کتابوں، تحریروں تقریروں میں بار بار بیان کیا ہے۔ لیکن تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰ کا جو اقتباس میں پیش کرنیوالا ہوں خاص شان رکھتا ہے۔ اس میں آپ کے اصل مخاطب تو وہی لوگ ہیں جو ہمیشہ آپ کے مخاطب ہوتے تھے۔ یعنی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے عیسائی اور آریہ اور دوسرے ہندو۔ لیکن وہ مسلمان بھی مخاطب سمجھے جانے چاہئیں جو مذہب کی زندگی سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی نسل کے بقاء کی ضرورت کے قائل نہیں۔ نیز آپ کے روحانی برکات و فیوض سے نا امید بلکہ انہیں امکان سے خارج سمجھتے ہیں۔ اس اقتباس میں غیر مسلموں کے لئے تحدی اور مسلمانوں کے مایوس قلوب کے لئے تریاق ہے۔ پہلے زندہ نبی کا نشان خصوصی یوں بیان فرمایا ہے :-

"ایک وہ زمانہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہنی سے اور سراسر افترا سے ہمارے سید و مولےٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سید المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کہ گویا آنجناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا۔ اور اب یہ زمانہ ہے، کہ خدا تعالےٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سردار و مولیٰ شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلیٰ درجہ کے تواتر پر ہیں

تازہ بتازہ نشان

تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرمائے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں۔ ہم نہایت نرمی اور انکسار سے ہر ایک عیسائی صاحب اور دوسرے مخالفوں کو کہتے رہے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ درحقیقت یہ بات سچ ہے کہ ہر ایک مذہب جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو کر اپنی سچائی پر قائم ہوتا ہے اس کے لئے ضرور ہے کہ ہمیشہ اس میں ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں جو اپنے پیشوا اور ہادی اور رسول کے نائب ہو کر یہ ثابت کریں۔ کہ وہ نبی اپنی روحانی برکات کے لحاظ سے زندہ ہے۔ فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ وہ نبی جس کی پیروی کی جاتی ہے جس کو شفیع اور منجی سمجھا جائے وہ اپنے روحانی برکات کے لحاظ سے ہمیشہ زندہ ہو۔ اور رفعت اور جلال کے آسمان پر اپنے چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ ایسا بدیہی طور پر مقیم ہو اور خدائے ازلی ابدی حی قیوم ذوالاقتدار کے دائیں طرف بیٹھنا اس کا ایسے پُرزور الٰہی نوروں سے ثابت ہو کہ اس سے کامل محبت رکھنا اور اس کی کامل پیروی کرنا لازمی طور پر اس نتیجہ کو پیدا کرتا ہے کہ پیروی کرنے والا روح القدس اور آسمانی برکات کا انعام پائے اور اپنے پیارے نبی کے نوروں سے نور حاصل کر کے اپنے زمانہ کی تاریکی کو دُور کرے اور مستعد لوگوں کی ہستی پر وہ پختہ اور کامل اور درخشاں اور تاباں یقین بخشے جس سے گناہ کی تمام خواہشیں اور سفلی زندگی کے تمام جذبات جل جاتے ہیں۔ یہی ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ نبی زندہ اور آسمان پر ہے۔

زندہ نبی کون ہے؟

سو ہم اپنے خدائے پاک ذوالجلال کا کیا کیا شکر کریں کہ اس نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی کی توفیق دیکر اور پھر اس محبت اور پیروی کے روحانی فیضوں سے جو سچا تقویٰ اور سچے آسمانی نشان ہیں کامل حصہ عطا فرما کر ہم پر ثابت کر دیا کہ وہ ہمارا پیارا برگزیدہ نبی فوت نہیں ہوا بلکہ وہ بلند تر آسمان پر اپنے ملیک مقتدر کے دائیں طرف بزرگی اور جلال کے تخت پر بیٹھا ہے۔ اللّٰھم صلّ علیہ وبارک وسلّم۔ انّ اللہ و ملٰئکتہ یصلّون علی النبیّ یاایّھا الّذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما۔ اب ہمیں کوئی جواب دے کہ روئے زمین پر یہ زندگی کس نبی کے لئے بجز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے؟ کیا حضرت موسےٰ کیلئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا حضرت داؤد کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا راجہ رامچندر یا راجہ کرشن کے لئے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وید کے ان رشیوں کے لئے جن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے دلوں پر وید کا پرکاش ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ جسمانی زندگی کا ذکر بیہودہ ہے۔ اور حقیقی اور روحانی اور فیض رساں زندگی وہ ہے جو خدا تعالےٰ کی زندگی کے مشابہ ہو کر نور اور یقین کے کرشمے نازل کرتی ہو۔ ورنہ جسمانی وجود کے ساتھ ایک لمبی عمر پانا اگر فرض بھی کرلیں اور فرض کے طور پر مان بھی لیں کہ ایسی عمر کسی کو دی گئی ہے تو کچھ بھی جائے فخر نہیں۔ مصر کی بعض پرانی عمارتیں ہزارہا برس سے چلی آتی ہیں۔ اور بابل کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں جن میں اُلّو بولتے ہیں۔ اور اس ملک میں اجودھیا اور بندرابن بھی پرانے زمانہ کی آبادیاں ہیں اور اٹلی اور یونان میں بھی ایسی قدیم عمارتیں پائی جاتی ہیں۔ تو کیا اس جسمانی طور پر لمبی عمر پانے سے یہ تمام چیزیں اس جلال اور بزرگی سے حصہ لے سکتی ہیں جو روحانی زندگی کی وجہ سے خدا کے مقدس لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال رہیں۔ افسوس کہ عیسائیوں کو کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی ثابت کریں اور صرف اس لمبی عمر پر خوش نہ ہوں جس میں اینٹ اور پتھر بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ سب بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں اور لاحاصل ہے وہ بقا جس میں فیض نہیں۔

دو قابل تعریف زندگیاں

دُنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں (۱) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حی و قیوم مبداء فیض کی زندگی ہے۔ (۲) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے۔ اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مُردہ ہے نہ زندہ۔

اس کے بعد اپنے نشانات کا تذکرہ

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اُوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا۔ اور اس قدر نشان غیبی دیکھے کہ ان کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اُتر رہے ہیں۔ اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں۔ اور تین ہزار سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکا ہے۔ ہزارہا معزز اور متقی اور نیک بخت آدمی اور ہر قوم کے لوگ میرے نشانوں کے گواہ ہیں۔ اور تم خود گواہ ہو۔ اور مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ اگر کوئی سخت دل عیسائی یا ہندو یا آریہ میرے ان گذشتہ نشانوں سے جو روز روشن کی طرح نمایاں ہیں انکار بھی کردے اور مسلمان ہونے کے لئے کوئی نشان چاہے اور اس بارے میں بغیر کسی بیہودہ حجت بازی کے جس میں بدنیتی کی بُو پائی جائے سادہ طور پر یہ اقرار بذریعہ کسی اخبار کے شائع کر دے، کہ وہ کسی نشان کے دیکھنے سے گو کوئی نشان ہو لیکن انسانی طاقتوں سے باہر ہو اسلام کو قبول

کرے گا تو میں امید رکھتا ہوں کہ ابھی ایک سال پورا نہیں ہوگا کہ وہ نشان کو دیکھ لے گا۔ کیونکہ میں اس زندگی میں سے نور لیتا ہوں جو میرے نبی متبوع کو ملی ہے۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ اب اگر عیسائیوں میں کوئی طالب حق ہے یا ہندوؤں اور آریوں میں سے سچائی کا متلاشی ہے۔ تو میدان میں نکلے اور اگر اپنے مذاہب کو سچا سمجھتا ہے تو بالمقابل نشان دکھلانے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ لیکن میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ بلکہ یہ نیتی سے پیچ در پیچ شرطیں لگا کر بات کو ٹال دیں گے۔ کیونکہ ان کا مذہب مردہ ہے اور کوئی ان کے لئے زندہ فیض رساں موجود نہیں۔ جس سے وہ روحانی فیض پا سکیں اور نشانوں کے ساتھ چمکتی ہوئی زندگی حاصل کر سکیں۔ اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور

ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی

اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

السابقون۔ سابقون اولئک المقربون

"قربانی کا بہترین وقت جنوری سے لے کر جون جولائی تک ہوتا ہے"۔۔۔۔۔۔

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھ دیا جائے۔ اور پھر خط وکتابت ہو رہی ہو۔ یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں"۔۔۔۔۔۔ "خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کا انعام اور مقام مقرر کیا ہے اور دوسرے مومنوں کا انعام اور مقرر کیا ہے۔ دوسرے مومنوں کے متعلق خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ انہیں جنت ملے گی اور آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ نے السابقون الاولون کی نسبت فرمایا ہے السابقون سابقون اولئک المقربون۔ دوسرے مومن جنت میں ہوں گے۔ مختلف نعماء سے متمتع ہو رہے ہوں گے۔ مگر سابقون میرے پاس عرش پر ہوں گے"

"جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں۔

آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

(ارشادات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک تک اس تاریخ تک وعدہ ادا کرنے والے دوستوں کی فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کرے گی۔ احباب اپنا وعدہ آج ہی سکرٹری مال کو ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ماہ رمضان المبارک کا صحیح احترام
قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

نظارت اصلاح وارشاد احباب جماعت کی توجہ ماہ رمضان المبارک کی طرف منعطف کراتی ہے۔ تمام احباب اور جماعتوں کو چاہیئے کہ اس بابرکت مہینہ کا صحیح احترام کریں۔ واضح رہے کہ صحیح احترام کی صورت یہ ہے کہ ہم ارشاد خداوندی "فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔ (البقرہ۔ پ دوم) کے ماتحت روزے رکھیں۔ اور لعلکم تتقون کے ماتحت تقوےٰ شعار زندگی بنا دیں۔ اور اسلام کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔

جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعتوں میں جائزہ بھی لیتے رہیں۔ کہ اس بابرکت مہینہ سے پورے طور پر فائدہ اٹھایا جائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

امدادِ مستحقین کیلئے اپیل
مخیّر احباب توجہ فرمائیں!

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

کچھ عرصہ سے میں اپنی علالت اور بعض دوسری مجبوریوں کی وجہ سے امداد مستحقین کے چندہ کے لئے احباب اکرام کی خدمت میں اپیل نہیں کر سکا جس کے نتیجہ میں اس چندہ کی آمد میں کافی کمی آگئی ہے۔ حالانکہ خرچ دن بدن زیادہ ہو رہا ہے۔ اور اب رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ جو امداد غرباء اور صدقہ وخیرات کا خاص مہینہ ہے۔ اور پھر یہی وہ مہینہ ہے جس میں معذور اور بیمار اصحاب جو روزہ نہیں رکھ سکتے فدیہ کے ذریعہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد کیا کرتے ہیں۔ پس میں اس اپیل کے ذریعہ اپنے تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ اس کارِ خیر کی طرف خصوصیت سے توجہ دیکر اپنا فرض پورا کریں اور دنیا اور آخرت کا ثواب کمائیں۔ اس وقت تین قسم کی امدادی رقوم دوستوں کی خاص توجہ کی متقاضی ہیں۔ یعنی:-

(۱) درویشوں کے نادار اور بے سہارا رشتہ داروں کی امداد۔ اس مد میں اس وقت پہلے کی نسبت خاصی کمی ہے۔ حالانکہ بوجہ گرانی خرچ پہلے کی نسبت بڑھ گیا ہے۔

(۲) دیگر غرباء اور مساکین کی امداد جس کی طرف اسلام نے رمضان کے مہینہ میں خاص توجہ دلائی ہے۔

(۳) فدیہ کی رقوم جو اُن اصحاب پر واجب ہیں جو بذریعہ بیماری یا ضعف پیری دائم المرض ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتے ہوں۔ اور یہ رقم اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق دی جاتی ہے۔ فدیہ کی رقوم احباب اپنے اڑوس پڑوس کے غریبوں میں بھی خرچ کر سکتے ہیں اور مرکز میں بھی بھجوا سکتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت کے مخلص احباب ان تینوں مدات کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ غریبوں کی امداد بڑی برکت اور بڑے فضل و رحمت کا موجب ہوتی ہے۔ بس سے خدا راضی ہوتا اور جماعت کے غریب طبقہ کی بحالی کا رستہ کھلتا ہے اور دینے والے کے لئے ردِّ بلا مزید برآں ہے۔ والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ــــــ ربوہ)

آیا کی ضرورت

ایک شریف تجربہ کار آیا کی ضرورت ہے۔ عمر ۳۰۔۳۵ سال کے قریب ہو۔ اس سے کم نہ ہو۔ خواہشمند مستورات اپنی درخواست امیر یا پریذیڈنٹ جماعت متعلقہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔ نیز اس امر سے بھی اطلاع دیں کہ کس قدر ماہوار مشاہرہ پر کام کر سکیں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

اسلام میں طلاق اور خلع کی صورت

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت الفضل ۱۸ فروری میں ایک مختصر نوٹ شائع کیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے بعض ضروری حوالجات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

(۱) "مسلمانوں میں نکاح ایک معاہدہ ہے جس میں مرد کی طرف سے مہر اور تعہد نان و نفقہ اور اسلام اور حسن معاشرت شرط ہے۔ اور عورت کی طرف سے عفت اور پاک دامنی اور نیک چلنی اور فرمانبرداری شرائط ضروریہ میں سے ہے۔ اور جیسا کہ دوسرے تمام معاہدے ٹوٹ جانے سے قابل فسخ ہو جاتے ہیں ایسا ہی یہ معاہدہ بھی شرطوں کے ٹوٹنے کے بعد قابل فسخ ہو جاتا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ اگر مرد کی طرف سے شرائط ٹوٹ جائیں تو عورت خود بخود نکاح کے توڑنے کی مجاز نہیں ہے بلکہ حاکم وقت کے ذریعہ سے نکاح کو توڑ سکتی ہے جیسا کہ ولی کے ذریعہ سے نکاح کو کرا سکتی ہے۔ اور یہ کمی اختیار اس کی فطرتی شتاب کاری اور نقصان عقل کی وجہ سے ہے۔ لیکن مرد جیسا کہ اپنے اختیار سے معاہدہ نکاح کا پابند ہو سکتا ہے ایسا ہی عورت کی طرف سے شرائط ٹوٹنے کے وقت طلاق دینے میں بھی خود مختار ہے۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۲۵-۲۷)

(۲) نیز حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے الطلاق مرتٰن یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جائے یا احسان سے جدا کر دیا جائے۔ اگر اتنے لمبے عرصہ میں بھی ان کی آپس میں صلح نہیں ہوئی تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اصلاح پذیر ہوں۔"

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

(۳) نیز فرماتے ہیں:-

"سوال:- ایک وقت میں طلاق کامل ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور تین طلاق کے بعد پہلا خاوند نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟"

جواب:- "ایک ہی وقت میں طلاق کامل نہیں ہو سکتی۔ در اصل تین ماہ میں ہونی چاہیئے۔ فقہاء نے ایک مرتبہ ہی طلاق دینے کو جائز رکھا ہے۔ لیکن اس میں یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کر سکتی ہے۔"

سوال: جب تین طلاق ہو جائیں تو کیا پہلا خاوند پھر بھی نکاح کر سکتا ہے؟

جواب:- "جب تین طلاق ہو جائیں تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک کسی دوسرے سے وہ نکاح نہ کرے اور پھر وہ خاوند اس کو طلاق دے دیوے مگر عمداً اس لئے نہ دے کہ پہلا خاوند اس سے نکاح کرے۔ اس کا نام حلالہ ہے اور یہ حرام ہے۔ ہاں اگر ایسے اسباب پیش آ جائیں، کہ دوسرا شخص اس عورت کو طلاق دیدیوے تو پہلے شخص سے شادی کر سکتی ہے۔ لیکن اگر ایک ہی مرتبہ تین طلاق دی جائیں تو پھر عدت گزرنے کے بعد وہی خاوند نکاح کرنا چاہے تو وہ نکاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کی یہ طلاق شرعی طریق پر نہیں دی گئی جس میں تین ماہ کی عدت مقرر ہے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ ہر ایک اپنے نفع نقصان کو سمجھ لے۔ دو طلاقیں دے کر اگر تیسری نہیں دی اور عدت گزر گئی تب بھی رجوع ہو سکتا ہے۔"

(البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

(۴) نیز حضور آیت والمطلقت یتربصن بانفسھن ثلٰثۃ قروء اور آیت الطلاق مرتٰن الخ کے ماتحت فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ چاہیئے کہ جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہے وہ رجوع کی امید کے لئے تین حیض تک انتظار کریں۔ اور ان تین حیض میں جو قریباً تین مہینے ہیں دو دفعہ طلاق ہو گی یعنی ہر ایک حیض کے بعد خاوند اپنی عورت کو طلاق دے اور جب تیسرا مہینہ آئے تو خاوند کو ہوشیار ہونا چاہیئے کہ اب یا تو تیسری طلاق دے کر احسان کے ساتھ دائمی جدائی اور قطع تعلق ہے یا تیسری طلاق سے رک جائے۔ اور عورت کو حسن معاشرت کے ساتھ اپنے گھر میں آباد کرے۔ اور یہ جائز نہیں ہو گا کہ جو مال طلاق سے پہلے عورت کو دیا تھا وہ واپس لے لے۔ اور اگر تیسری طلاق جو تیسرے حیض کے بعد ہوتی ہے دیدے تو اب وہ عورت اس کی عورت نہیں رہی۔ اور جب تک دوسرا خاوند نہ کرے تب تک نیا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا۔"

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۳۶)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"زیر آیت تطلقوھن لعدتھن الخ: عدت گزر جانے تو پھر رجوع کا اختیار نہیں۔ وہ عورت جدا ہو جائے گی ہاں دو طلاق تک نکاح نئے سر سے پڑھا جا سکتا ہے، اور تیسری کے بعد نہ رجوع کر سکتا ہے نہ نکاح۔ ہاں دوسرا شوہر خود بخود طلاق دیدے تو پہلے کے لئے جائز ہے۔ سنت طریق یہ ہے کہ تین طلاقیں تین مختلف طہروں میں دو۔ لام ابتدا کے لئے ہے۔ یعنی عدت کے اندر اندر طلاق دے لو۔"

(درس القرآن صفحہ ۵۹۵)

واضح رہے کہ اسلام میں طلاق اور خلع کی صورت حسب ضرورت جائز رکھی گئی ہے۔ اور اس میں جیسے مرد کو اختیار ہے ویسے ہی عورت کو اختیار ہے۔ اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشادات میں صراحت موجود ہے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں بار بار عورتوں سے حسن سلوک کی ہدایت کی گئی ہے اور کہ اگر مرد جدا بھی کریں تو احسان کے ساتھ۔ اور اگر ان کو کچھ مال دیا ہوا ہے تو وہ بھی واپس لینے کا حکم نہیں۔

(نساء ع ۴)

نیز ہدایت فرمائی لا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا و من یفعل ذٰلک فقد ظلم نفسہ۔ (بقرہ ع ۹)

کہ اے مردو! عورتوں کو ضرر دینے کے لئے نہ روکو تاکہ زیادتی کر سکو۔ اور جو شخص ایسا کرے گا۔ وہ اپنی جان پر ظلم کرنیوالا ہوگا۔

یہ آیت اُن مردوں کے لئے ایک تازیانہ ہے۔ جو اپنی عورتوں کو نہ بساتے ہیں اور نہ چھوڑتے ہیں۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ عورتوں کو خود چھوڑ دیں گے تو کئی قسم کے مالی حقوق ان کو دینے پڑیں گے۔ مگر وہ مالی حقوق سے بچنے کے لئے ان کو جدا نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کبھی پسند نہیں کرتا۔ فافھم۔

اعلانات نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ مارچ بروز جمعرات اور ۸ مارچ بروز اتوار ۱۹۵۹ء کو از راہ شفقت باوجود علالت کے سید غلام مرتضیٰ صاحب چیف انجینئر کے خاندان کے تین نکاحوں کا اپنی کوٹھی دار الفضل میں اعلان فرمایا:-

(۱) سید ضیاء مرتضیٰ صاحب پسر سید غلام مرتضیٰ صاحب کا نکاح حضور نے مریم الزابل ہوسلے (Maryam Ilsebill Hoessle) بنت ڈاکٹر ہود خان ہوسلے (Dr Hud Von Hoessle) کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ مہر پڑھا۔

(۲) حضور نے سید انور احمد صاحب پسر سید محمد حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز کا نکاح سیدہ زبیدہ بیگم بنت سید ممتاز حسین صاحب ٹھیکیدار کے ساتھ بعوض دس ہزار مہر پڑھا۔

(۳) سید عبد القادر صاحب پسر سید محمود الحسن صاحب سپرنٹنڈنٹ کا نکاح سیدہ شمس النساء بیگم بنت کیپٹن سید افتخار حسین صاحب ایڈیشنل سیشن جج کراچی کے ساتھ بعوض تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صحابہ کرام۔ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان تعلقات کو سب متعلقین مبارک و مسعود فرمائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ سردار بی بی ۱۰-۲-۵۹ کو آٹھ بجے صبح ایک لمبی بیماری کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد خادم ابن چوہدری سردار علی صاحب سیکرٹری مال
سیکرٹری مال لاٹھیاں والا ضلع لائلپور

نتیجہ امتحان کتاب کشتی نوحؑ

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر تحت کتاب کشتی نوح کا امتحان ۵ اکتوبر ۵۸ء کو لیا گیا۔ اس میں کل ۲۵۰ ممبرات شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۵۱ پاس ہوئیں۔ مکرمہ ناصرہ بیگم محمد آباد اسٹیٹ اول آئیں اور رول ۱۱ کراچی دوم۔ سیالکوٹ سے پروین اختر تھرڈ آئیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
امۃ الوحید ملک ہشتم اے	ربوہ میں اول
حلیمہ نزہت	۵۶
امۃ الجمیل ہشتم بی	۴۳
سکینہ ارشاد	۴۶
شاہدہ نسیم	۵۰
سیدہ بشریٰ تھرڈ ایئر	۵۲
ساجدہ جبیں	۳۴
بشریٰ کرم دین	۳۳
سیدہ امۃ الحفیظ	۴۳
صادقہ رمضان	۴۸
امۃ الرشید دارالرحمت	۳۳
امۃ المجید ہشتم	۴۶
امۃ الحفیظ فضل کریم	۳۲
امۃ الحفیظ ہشتم اے	۳۸
صفیہ محمد یوسف	۳۸
حبیبہ غلام مصطفیٰ	۳۸
قانتہ شاہدہ	۵۲
زکیہ گل نور	۳۶
امۃ الحلیم ہشتم اے	۳۳
امۃ الحفیظ ہشتم بی	۳۶
امۃ الکریم رضیہ	۳۶
نصرت عزیز	۴۷
امۃ الحمید گیلانی صاحب	۴۳
ثریا خانم دارالصدر	۳۹
قمر سلطانہ ہشتم بی	۳۶
صالحہ یاسمین	۴۴
رضیہ سلطانہ دارالنصر	۶۳
شفقت نسیم	۴۶
امۃ الحفیظ دارالرحمت غربی	۵۸
امۃ الباسط مرزا	۳۸
امۃ الکریم نہم	۴۱
نعیمہ نسرین ہشتم	۳۳
رفیقہ گوہر	۵۲
صالحہ قانتہ	۳۷
مبارکہ صدیقہ	۳۴
امۃ اللطیف صلاح الدین	۴۳
حلیمہ طاہرہ نہم	۴۱
محمودہ دہم بی	۴۱
محمودہ سلطانہ ہفتم	۴۸
[illegible] سکینہ دارالنصر	۵۸

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
صادقہ قمر نہم بی	۴۹
امۃ الحی بشریٰ دارالرحمت	۵۶
صغریٰ بیگم مرزا عبدالعزیز	۶۴
مقصودہ اختر ہشتم بی	۴۳
نعیمہ صادقہ چوہدری محمد بوٹا	۴۸
سرور ثریا دارالصدر	۴۳
رشیدہ باسمہ بشیر	۵۲
امۃ الرؤف جامعہ نصرت	۴۹
امۃ الرشید نورداد	۳۷
رفعت جبیں	۴۰
احمدی بیگم زہرہ	۶۶
انیسہ گوہر فرسٹ ایئر	۵۹
امۃ اللہ عائشہ	۵۰
زینب بی بی	۵۱
امۃ الرشید حلقہ صدر انجمن احمدیہ	۴۷
بشیرہ حکمت دہم	۵۱
مبارکہ آفتاب ہشتم اے	۴۴
صدیقہ بیگم دارالنصر	۶۸
عزیزہ راشدہ ہفتم بی	۴۳
قمر النساء غلام غوث	۴۰
امۃ النصیر دارالصدر غربی	۴۳
حمیدہ اختر شہناز دارالنصر	۴۳
ساجدہ نہم	۴۰
امۃ النصیر محمد یامین	۴۳
شفیقہ بشریٰ دارالنصر	۴۹
بشریٰ گوہر دہم	۵۸
بشریٰ پروین محمد عبداللہ	۵۵
ثریا جبیں محمد اقبال	۵۲
بلقیس بیگم عبدالمجید	۶۲
امۃ الحمید طاہرہ دارالنصر	۵۶
امۃ الکریم دارالصدر	۵۴
زبیدہ خانم	۴۶
امۃ الشافی اہلیہ درانی صاحب	۶۰
ساجدہ فضیلت ہشتم سی	۴۸
امۃ الحلیم بنت فرزند علی صاحب	۳۴
محمودہ محمد شاہ	۳۴
امۃ العزیز دہم بی	۴۰
منور ناصرہ	۳۹
نیلوفر	۴۲
سلیمہ بیگم ہشتم بی	۳۵
سعیدہ سلطانہ غلام محمد	۴۳

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
قمر النساء بنت شیخ ضیاء الحق صاحب	۶۰
بشریٰ طیبہ فرسٹ ایئر	۵۶
صادقہ تنویر	۳۸
طیبہ رفیق	۳۳
سلمیٰ کلیم باجوہ حمید احمد	۵۷
امۃ القیوم نہم بی	۳۳
سلمیٰ غزنوی	۳۸
امۃ الجمیل ہشتم بی	۳۳
حمیدہ بیگم عبدالکریم	۳۳
امۃ العزیز فتح محمد	۵۴
منیبہ گوہر	۶۹
تسنیم مرزا داؤد احمد	۶۶
ثروت اسلم	۵۲
بشریٰ منظور احمد	۳۸
نعیمہ ریحانہ	۴۹
صغریٰ فاطمہ اہلیہ شیخ نعمت اللہ صاحب	۶۰

لجنہ اماء اللہ کراچی

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
رول نمبر ۱	۳۹
" ۲	۶۱
" ۳	۶۷
" ۴	۵۶
" ۵	۵۵
" ۶	۶۳
" ۷	۶۹
" ۸	۶۸
" ۹	۵۲
" ۱۱	۷۶ دوم
" ۱۲	۵۶

ضلع حیدرآباد سندھ

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
ناصرہ سلطانہ محمد آباد اسٹیٹ	۷۷ اول
زبیدہ بیگم حیدرآباد سندھ	۳۶
بشریٰ پروین محمد آباد اسٹیٹ	۵۱
ارشاد تنویر " "	۳۸
بشیرہ آصف " "	۳۹
بیگم مرزا مبارک احمد حیدرآباد سندھ	۴۲
طاہرہ امۃ السمیع " "	۵۴
آمنہ طاہرہ کنری سندھ	۴۳
اسماء طاہرہ	۳۶

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
بشریٰ صادقہ	۵۳
بشریٰ فردوس	۳۷
عذرا سلیم	۳۴
صغریٰ	۵۴
امۃ الآلی	۳۶
اے۔ آر طاہرہ	۴۳
شفیقہ نازلی	۵۱
اقبال بھٹی	۴۹
امامۃ البشریٰ	۳۴
سیدہ تنویر صدیقہ ہاشمی	۵۱
انیس شہناز	۵۸
پروین اختر	۷۵ سوم
امۃ الرشید	۵۶
شمیم اختر	۵۲
نسیم بٹ	۴۸
کشور سلطانہ	۴۳
امۃ المجید	۵۷
سیدہ حامدہ محمد شاہ	۵۱
فرزانہ یاسین	۳۴

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
رقیہ زرینہ سنوری	۵۵
بشریٰ شمیع	۴۱
منیرہ مسرت	۳۴
مسعودہ اختر	۵۵
انور شاہد	۳۶
امۃ الحمید بشریٰ	۳۸
ثریا جبیں	۴۲
مودودہ طلعت	۵۲

لجنہ اماء اللہ سرگودھا

نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
امۃ الحی بنت محمد صدیق	۵۸
امۃ المنان فرحت	۵۳
امینہ خانم اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۴۸
منصورہ خالدہ " "	۵۳
حمیدہ پروین لودھراں ضلع ملتان	۴۹
رشیدہ شاکرہ " "	۴۸
رشیدہ بیگم ملتان چھاؤنی	۴۸

ولادت

مکرم محمد شریف صاحب اکاؤنٹنٹ ایم این سنڈیکیٹ کے ہاں ۲۹ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

مکرم محمد شریف صاحب نے اس خوشی میں چار روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

خسر حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب پٹیالوی (لاہور) لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا بخشے۔

(قاضی عبدالرحمٰن)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی مومن کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز دفتر بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۵۱۱۴ : میں صادقہ بیگم زوجہ ماسٹر رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد ایک ترو طلائی زیور بالیاں قیمت یکصد روپیہ اور مبلغ ۵۰۰/- روپے حق مہر جو بذمہ میرے شوہر ماسٹر رحیم بخش صاحب کے واجب الادا ہے ۔ میں اس منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ نیز اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ الامتہ ۔ صادقہ بیگم بقلم خود گواہ شد غوث بخش ولد گل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ بقلم خود ۔ گواہ شد ماسٹر رحیم بخش ولد محمد بخش سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۲۲۹ : امۃ الاسلام شاہدہ زوجہ عبد الرشید صاحب ارشد شاہد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ پشین صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ سو روپیہ ہے اس کے علاوہ حسب ذیل تمام زیورات طلائی ہیں ۔ ایک عدد نکلس سوا تولہ دو عدد کانٹے پونے دو تولے ۔ چار عدد انگوٹھیاں سوا تولہ جو موجودہ قیمت کے لحاظ سے مالیتی ۵۱۰/- روپے کے ہیں ۔ میں ان کی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ۔ الامتہ موصیہ امۃ الاسلام شاہدہ اہلیہ عبد الرشید ارشد شاہد ۲۰۷ مارٹن روڈ کراچی ۵ ۔ گواہ شد محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ ۔ گواہ شد قاضی عبد الرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ۔

نمبر ۱۵۲۱۹ : میں رسول بی بی زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب قوم گوجرہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن بھلیسر ڈاکخانہ کیانہ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ یکصد پچاس روپیہ ہے ۔ زیور کوئی نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی ۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی فقط المرقوم میاں محمد یعقوب انسپکٹر تحریک جدید ۱۱/۹/۵۹ ۔ الامتہ ۔ رسول بی بی بقلم خود ۱۱/۲/۵۹ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد بقلم خود چوہدری غلام نبی خاوند موصیہ مذکور سکنہ بھلیسر ڈاکخانہ کیانہ ضلع گجرات ۔

نمبر ۱۵۲۲۰ : میں فضل بیگم زوجہ بشیر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مونگ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد کانٹے سونے طلائی کے جو میرے ذاتی ہیں ۔ وزن ایک تولہ تین ماشے اور انگوٹھی سونے کی وزن تین ماشے حق مہر جو کہ میرے خاوند سے بصورت چوڑیاں طلائی کی وزن تین تولے ایک ماشہ اور انگوٹھی سونے کی وزن چار ماشے ادا شدہ ہے ۔ کل وزن ۴ تولے گیارہ ماشے ہے ۔ قیمتاً فی تولہ مبلغ ۱۲۳ روپے فی الحال یہ میری اپنی جائداد ہے جس کی قیمت مبلغ ۶۰۰/- روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ساکن ربوہ پاکستان کرتی ہوں ۔ اگر مستقبل میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ العبد فضل بیگم قوم مغل پیشہ خانہ داری بقلم خود ۔ گواہ شد خاوند بشیر احمد بقلم خود ولد نمبر ۹۲۳۹ پٹرول مین موبائل پولیس پی ایس ایس علاوہ سٹیو کوارٹرز روڈ کراچی ۲ ۔ گواہ شد محمد سعید سیکرٹری مال انجمن احمدیہ مونگ ضلع گجرات ۸ مئی ۵۸ء

نمبر ۱۵۲۲۱ : میں سیدہ مرزا بیگم زوجہ سید محمود شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن کوٹھی نمبر ۸۶ منٹگمری روڈ لاہور چھاؤنی ڈاکخانہ توپ خانہ بازار لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱ جنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں ۔ زیور اس وقت کوئی نہیں ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ المرقوم محبوب علی مکان نمبر ۲۵۲ گلی نمبر ۱۳ توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی ۔ الامتہ : سیدہ مرزا بیگم کوٹھی نمبر ۸۶ منٹگمری روڈ لاہور کینٹ ۔ گواہ شد : سید محمود شاہ بقلم خود ولد سید ولی شاہ خاوند موصیہ کوٹھی نمبر ۸۶ منٹگمری روڈ لاہور کینٹ گواہ شد : سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۔

نمبر ۱۵۲۲۲ : میں زہرہ بی بی زوجہ شریف احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن مکان نمبر ۳۹۱ گلی نمبر ۱۵ آر اے بازار لاہور چھاؤنی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ حق مہر مبلغ تین صد (۳۰۰/-) بذمہ خاوند ہے زیور اس وقت کوئی نہیں ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ۔

اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی ۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ فقط المرقوم صوبیدار محمد حسین احمد سیکرٹری مال حلقہ لاہور چھاؤنی ۱۸/۱/۵۹ ۔ الامتہ : زہرہ بی بی زوجہ شریف احمد مکان نمبر ۳۹۱ گلی نمبر ۱۵ آر اے بازار لاہور چھاؤنی گواہ شد : سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ ۔ گواہ شد : نشان انگوٹھا شریف احمد ولد سندھی خان خاوند موصیہ ۱۸/۱/۵۹ ۔

نمبر ۱۵۲۲۳ : میں محبوب علی ولد میر حسن قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۸ جنوری ۱۹۴۳ء ساکن مکان نمبر ۲۵۸ توپخانہ بازار ڈاکخانہ توپخانہ بازار لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد ۱۹۲/- ایکسو بانوے روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ فقط المرقوم محبوب علی ۔ العبد : محبوب علی مکان ۲۵۸ گلی نمبر ۱۳ توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی ۱۸/۱/۵۹ گواہ شد : صوبیدار محمد حسین احمد سیکرٹری مال حلقہ لاہور چھاؤنی آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی ولدیت میاں فضل الدین ۔ گواہ شد : سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۔

نمبر ۱۵۲۲۴ : میں شریف احمد ولد سندھی خان قوم ستو پال پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبر ۳۹۱ گلی نمبر ۱۵ آر اے بازار لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت میری ماہوار آمد مع الاؤنس مبلغ ۸۵ روپے ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط المرقوم نشان انگوٹھا شریف احمد مکان نمبر ۳۹۱ گلی نمبر ۱۵ آر اے بازار لاہور چھاؤنی ۔ گواہ شد محبوب علی مکان نمبر ۲۵۸ گلی ۱۳ توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی ولد سید میر حسن ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔ دفتر وصیت ربوہ ۔

نمبر ۱۵۱۹۴ : میں عبد الرشید ارشد شاہد ولد میاں عبد العزیز صاحب صحابی قوم راجپوت پیشہ مبلغ ۔ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ پشین صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے ماہوار آمد معہ ترقی ۸۶/- روپے اور مع مہنگائی الاؤنس کل ۱۰۶/- روپے ہے تادم زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی اور جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی ۔ العبد عبد الرشید ارشد شاہد مربی جماعت احمدیہ کوئٹہ ۔ گواہ شد قاضی عبد الرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ۔ گواہ شد محمد جمیل کارکن دفتر وصیت ربوہ ۔

نمبر ۱۵۲۲۵ : میں محمد احمد خان قمر ولد برکت علی خان قوم بلوچی پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال ۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مکان نمبر ۲۶۷ گلی نمبر ۲۳ آر ۔ اے بازار لاہور صوبہ مغربی پاکستان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مع الاؤنس مبلغ ۱۲۶/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ فقط المرقوم محمد احمد خان ۔ العبد محمد احمد خان قمر بلوچی ناصل مکان نمبر ۲۶۷ گلی نمبر ۲۳ آر اے بازار لاہور چھاؤنی ۔

گواہ شد صوبیدار محمد حسین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ لاہور چھاؤنی آرڈیننس ڈپو لاہور کینٹ ولد میاں فضل دین ۔

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

چور بازاری کرنیوالے تاجروں کی امتناعی نظربندی

"حکومت قانون نافذ کرے گی" وزیر داخلہ کا اعلان

لاہور ۱۲ مارچ۔ حکومت ناجائز منافع خوروں اور چور بازاری کرنے والے بدنام لوگوں کی امتناعی نظر بندی کے لئے قانون نافذ کرنے والی ہے۔ اور عین ممکن ہے کہ ان سماج دشمن عناصر کی امتناعی نظر بندی کے لئے سیفٹی ایکٹ میں بھی مناسب ترمیم کر دی جائے۔

یہ انکشاف کل وزیر داخلہ لفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے اسلامیہ کالج لاہور کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس اجتماع میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے بھی تقریر کی۔ وزیر داخلہ سے یہ سوال دریافت کیا گیا تھا کہ حکومت نے اشیاء کے نرخ کم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں؟ وزیر داخلہ نے جواب دیا "بعض ضروری اشیاء کے نرخوں پر کنٹرول عاید کر دیا گیا ہے۔ لیکن پرائس کنٹرول کے نفاذ میں حکومت کو مشکل پیش آ رہی ہے۔ کیونکہ کنٹرول ہمارے اپنے آدمیوں" کی مدد سے نافذ کیا جا رہا ہے۔ تاہم وزیر داخلہ نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ اس فیصلہ میں مارشل لاء کے ضابطہ ۲۵ پر عملدرآمد کے سلسلہ میں حکومت سے تعاون کریں آپ نے کہا "جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ناجائز منافع کمانے اور چور بازاری کرنے والوں کی امتناعی نظر بندی کے لئے قانون لا رہا ہے تاکہ یہ سماج دشمن عناصر عوام کو پریشان نہ کریں۔

بعض اشیائے خوردنی پر کنٹرول

لاہور ۱۲ مارچ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بعض ضروری اجناس پر کنٹرول کر رہی ہے جن میں بعض اشیائے خوردنی بھی شامل ہوں گی اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض تاجروں میں دوبارہ ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کا رجحان پیدا ہو گیا ہے

کرنل شواف اور ساٹھ دوسرے فوجی افسروں کو گولی مار دی گئی

متحدہ عرب جمہوریہ اور عراق میں سفارتی تعلقات منقطع ہو جانے کا اندیشہ

لندن ۱۱ مارچ۔ قاہرہ اور بیروت کی اطلاعات سے اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ عراق میں اب کامل امن ہے اور باغی لیڈر کرنل شواف اور دوسرے ساٹھ فوجی افسروں کو گولی مار دی گئی ہے۔ دریں اثناء عراق اور متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومتوں کے تعلقات سخت ناخوشگوار ہو چکے ہیں اور اب ان کے سفارتی تعلقات منقطع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

عراق کے اخبارات نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر اور ان کی حکومت کو موصل کی بغاوت کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ دوسری طرف دمشق میں عراقی حکومت کے خلاف شدید مظاہرے ہوئے۔ صدر ناصر نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے عراقی حکومت اور کمیونسٹوں کی سخت مذمت کی ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کئی دن سے شدید کھانسی میں مبتلا ہے اور دل کے مقام پر درد بھی رہتا ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ نیز خاکسار کی بڑی لڑکی میو ہسپتال میں داخل ہے۔ جمعرات کے دن اس کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے احباب خاکسار کے لئے اور میری بچی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل کرے۔

سید محمد سعید سلیم
دارالتجلید۔ اردو بازار لاہور

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہستی موجود ہونی چاہیئے جو اس پر حکمت کارخانہ کی مبداء و موجد ہے۔ لیکن وہ اپنے طریق کار سے اس کے یقینی علم تک رسائی نہیں پا سکتا۔ بلکہ اس کا یقینی علم صرف انہی لوگوں کو حاصل ہو سکتا ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص طریق سے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کی واضح ترین صورت جیسا کہ ہم نے کہا ہے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جسے ہم وحی و الہام بھی کہتے ہیں۔ الٰہی مکالمہ و مخاطبہ کا مقام سائنسدانوں اور فلسفیوں کے محدود مادی طریق کار سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے خود بتائے ہوئے طریق کار پر چلنے سے ہی یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہا ہے ؎

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوئے اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکے
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیئے چند اشاروں میں

یا جیسا کہ حافظ شیراز فرما گئے ہیں ع

کہ کس نہ کشود و نکشاید بحکمت ایں معمہ را

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ آپ کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کئے گئے ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی تجلی ظاہر کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ ہماری عقلمندی اسی میں ہے کہ ہم اس طبیب کے پاس جائیں جو ہمارے مرض کا علاج کرنے کا دعویدار ہو فلسفی اور سائنسدان نہ اس حقیقت کو کبھی پا سکتے ہیں اور نہ دوسروں کو اس کے پانے کی طرف راہنمائی کر سکتے ہیں جب تک وہ خود اس طریق کار کو اختیار نہ کریں جو اس حقیقت کو پانے کے لئے صانع کائنات نے مقرر کیا ہے۔

جب بقول جسٹس موصوف سائنس اور فلسفہ اپنی انتہائی ترقی کے باوجود زندگی کے معمہ کو حل کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ تو اب انہیں چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرف متوجہ ہوں۔ اور قرآن کریم اور اسوۂ حسنہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلاموں کی زندگیوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ وہ راز جس کو وہ سائنس اور فلسفہ کے ذریعہ نہیں پا سکے۔ مذہبی راز ان کے ذریعہ پا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں سے براہین احمدیہ کے حواشی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی وغیرہ ہم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی و وافی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔